JAHAN-E-TAHQEEQ
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2 2024

رسول عربی ﷺ بحیثیت رحمۃ للعالمین: مرویاتِ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روشنی میں

Muhammad Luqman :

M.phil Sheikh Zayed Islamic Centre, PU ,Lahore

Dr. Haris Mubeen:

Professor Sheikh Zayed Islamic Centre, PU ,Lahore

Abstract

The life of Prophet Muhammad ﷺ exemplifies unparalleled mercy and compassion, serving as a beacon of guidance for all humanity. As the "Mercy to the worlds," his teachings and actions provide profound insights into human rights, animal welfare, and environmental stewardship. This research paper delves into various facets of the Prophet's mercy and compassion, highlighting his treatment of slaves, women, children, the elderly, and even his enemies. Through examining key incidents and teachings from his life, including the narrations of Abdullah bin Masood (RA), this study aims to shed light on how the Prophet's principles of justice, love, and kindness continue to be relevant and inspiring in contemporary times. By exploring these aspects, we gain a deeper understanding of the profound impact of his merciful character on the world.

Keywords :Kindness , Mercy, Abdullah Bin Masood, Holy Prophet

تعارف

رسول کریم حضرت محمد ﷺ کی ذات گرامی، رحمت و شفقت کا پیکر ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔ آپ ﷺ کی حیات مبارکہ اور سیرت طیبہ میں ہمیں انسانوں اور جانوروں کے ساتھ محبت اور شفقت کے بے شمار عملی نمونے ملتے ہیں۔ آپ ﷺ نے غلاموں، عورتوں، بچوں، بیماروں اور ضعیفوں کے حقوق کی حفاظت کی اور دشمنوں کے ساتھ بھی در گزر اور نرمی کا برتاؤ کیا۔ آپ ﷺ کی تعلیمات عدل، انصاف اور احترام انسانیت پر مبنی ہیں۔ رسول کریم ﷺ کے اس شفقت کے پہلو کو خدامِ رسول ﷺ نے بھی روایت ہے۔ انہی میں ایک نمایاں مقام عبداللہ بن مسعودؓ کو حاصل ہے۔ انہوں نے سیرت نبویہ ﷺ کے مختلف پہلوؤں کو امت مسلمہ کے لئے روایت کیا ہے زیر نظر مقالہ میں رسول کریم ﷺ کی رحمت اور شفقت کے مختلف پہلوؤں کا مرویاتِ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روشنی میں تحقیقی جائزہ پیش کیا جائے گا۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ

آپؓ کا نام و نسب عبداللہ بن مسعود بن غافل بن حبیب بن شمخ ہے [1]۔ آپؓ کی کنیت ابو عبدالرحمان ہے اور آپؓ قبیلہ بنو ہذیل سے ہیں۔ اولین اسلام لانے والوں میں آپؓ کا شمار ہوتا ہے۔ سب سے پہلے مکہ میں بلند آواز سے قرآن مجید پڑھنے کا شرف بھی آپؓ کو حاصل ہے۔ پھر ہجرت حبشہ و مدینہ بھی کی۔ رسول کریم ﷺ کے ساتھ غزوات میں بھی شامل ہوئے بدری صحابہ میں آپؓ شمار ہوتا ہے۔ رسول کریم ﷺ کے خدام میں بھی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ آپؓ کی وفات 32ھ میں ہوئی اور جنت البقیع میں آپؓ کی تدفین ہوئی۔ [2]

رسول اللہ ﷺ کی شفقت

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2 2024

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، حَدَّثَنِي عَاصِمٌ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ: كُنْتُ أَرْعَى غَنَمًا لِعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ، فَمَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ:" يَا غُلَامُ، هَلْ مِنْ لَبَنٍ؟" قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، وَلَكِنِّي مُؤْتَمَنٌ، قَالَ:" فَهَلْ مِنْ شَاةٍ لَمْ يَنْزُ عَلَيْهَا الْفَحْلُ؟" فَأَتَيْتُهُ بِشَاةٍ، فَمَسَحَ ضَرْعَهَا، فَنَزَلَ لَبَنٌ، فَحَلَبَهُ فِي إِنَاءٍ، فَشَرِبَ، وَسَقَى أَبَا بَكْرٍ، ثُمَّ قَالَ لِلضَّرْعِ:" اقْلِصْ"، فَقَلَصَ، قَالَ: ثُمَّ أَتَيْتُهُ بَعْدَ هَذَا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، عَلِّمْنِي مِنْ هَذَا الْقَوْلِ، قَالَ: فَمَسَحَ رَأْسِي، وَقَالَ:" يَرْحَمُكَ اللَّهُ، فَإِنَّكَ غُلَيِّمٌ مُعَلَّمٌ".(3)

"سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عقبہ بن ابی معیط کی بکریاں چرایا کرتا تھا، ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ میرے پاس سے گزرے اور فرمایا: ”اے لڑکے! کیا تمہارے پاس دودھ ہے؟“ میں نے عرض کیا: جی ہاں، لیکن میں اس پر امین ہوں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا کوئی ایسی بکری تمہارے پاس ہے جس پر نر جانور نہ کودا ہو؟“ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسی بکری لے کر آیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے تھن پر ہاتھ پھیرا تو اس میں دودھ اتر آیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک برتن میں دوہا، خود بھی پیا اور سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بھی پلایا، پھر تھن سے مخاطب ہو کر فرمایا: ”سکڑ جاؤ“، چنانچہ وہ تھن دوبارہ سکڑ گئے، تھوڑی دیر بعد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے بھی یہ بات سکھا دیجئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور مجھے دعا دی کہ ”اللہ تم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے، تم تعلیم یافتہ بچے ہو۔“

اس میں عبداللہ ابن مسعودؓ پر رسول کریم ﷺ کی شفقت کا اظہار ہے اور پہلی ملاقات میں ہی انہیں تعلیم یافتہ بچہ کا خطاب دیا۔ یہ رسول کریم ﷺ کی اس مبارک دعا کا اثر ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ کو قرآن مجید کے علم کو سیکھنے اور پھر اسے پھیلانے کی توفیق ملی۔

أَخبَرنا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ صَالِحٍ الْأَزْدِيِّ، حدثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلى الله عَلَيه وسَلم يُصَلِّي وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَثِبَانِ عَلَى ظَهْرِهِ، فَيُبَاعِدُهُمَا النَّاسُ، فَقَالَ النبي صَلى الله عَلَيه وسَلم: "دَعُوهُمَا، بِأَبِي هُمَا وَأُمِّي مَنْ أَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّ هَذَيْنِ".[4]

عاصم، زر سے وہ حضرت عبداللہؓ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے تو حسن وحسین ان کی پیٹھ پر سوار ہو جاتے تو لوگ ان کو ہٹانے لگ جاتے لیکن رسول کریم ﷺ کہتے انہیں یہ کرنے دو ان پر میرے ماں باپ قربان جو مجھ سے محبت کرتا ہے اس کے دل میں ان کی محبت بھی ہو۔

اس میں بچوں پر شفقت کا اظہار ہے

حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ ، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كلاهما، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ ، وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُوَيْدٍ ، قال: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ ، قال: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ ، يقول: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِذْنُكَ عَلَيَّ أَنْ يُرْفَعَ الْحِجَابُ وَأَنْ تَسْتَمِعَ سِوَادِي حَتَّى أَنْهَاكَ ".[5]

عبدالوحد بن زیاد نے کہا: ہمیں حسن بن عبیداللہ نے حدیث بیان کی۔ کہا: ہمیں ابراہیم بن سوید نے حدیث سنائی کہا: میں نے عبدالرحمن بن یزید سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: "تمھارے لیے میرے پاس آنے کی یہی اجازت ہے کہ حجاب اٹھا دیا جائے اور تم میرے راز کی بات سن لو، (یہ اجازت اس وقت تک ہے) حتی کہ میں تمھیں روک دوں"

اس میں خدام کی عزت افزائی بھی ہے اور یہی وجہ ہے کہ عبداللہ بن مسعود کو کثرت سے رسول کریم ﷺ کے مختلف معاملات کا مشاہدہ کرنے کا موقع ملا۔

حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْهَجَرِيِّ ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:" إِذَا جَاءَ خَادِمُ أَحَدِكُمْ بِطَعَامِهِ، فَلْيَبْدَأْ بِهِ فَلْيُطْعِمْهُ، أَوْ لِيُجْلِسْهُ مَعَهُ، فَإِنَّهُ وَلِيَ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ".[6]

JAHAN E TAHQEEQ جہان تحقیق
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2 2024

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ ارشاد نبوی منقول ہے کہ ”جب تم میں سے کسی کا خادم اور نوکر کھانا لے کر آئے تو اسے چاہئے کہ سب سے پہلے اسے کچھ کھلا دے یا اپنے ساتھ بٹھالے کیونکہ اس نے اس کی گرمی اور دھواں برداشت کیا ہے۔“

اسی مفہوم میں ایک اور حدیث وارد ہے کہ

حَدَّثَنَا عَبْد اللَّهِ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى أَبِي: حَدَّثَكَ عَمْرُو بْنُ مُجَمِّعٍ ، أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ الْهَجَرِيُّ ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:" إِذَا أَتَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ، فَلْيُدْنِهِ، فَلْيُقْعِدْهُ عَلَيْهِ، أَوْ لِيُلْقِمْهُ، فَإِنَّهُ وَلِيَ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ"..(7)

"سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ ارشاد نبوی منقول ہے کہ ”جب تم میں سے کسی کا خادم اور نوکر کھانا لے کر آئے تو اسے چاہئے کہ سب سے پہلے اسے کچھ کھلا دے یا اپنے ساتھ بٹھالے کیونکہ اس نے اس کی گرمی اور دھواں برداشت کیا ہے۔“

بخاری و مسلم میں اسی مفہوم میں احادیث حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہیں۔

بغیۃ المقتصد شرح بدایۃ المجتہد میں ہے کہ شریعت اسلامیہ کا مزاج یہی ہے کہ غرباء و ضرورت مندوں کا خصوصی خیال رکھا جائے اور اس میں بھی سر فہرست غلام ہی ہیں تو ان کے ساتھ اسی طرح معاملہ کرنا چاہئے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے نصیحت فرمائی ہے اس کے بعد مذکورہ حدیث کو درج کیا ہے اور لکھا ہے کہ

"یقیناً خادم نے کھانا تیار کرتے گرمی اور دھواں کی اذیت کو برداشت کیا ہے جس کی وجہ سے اسے تھکان کا بھی احساس ہو گا تو اب مالک کا کام بنتا ہے کہ وہ اس کو اس میں سے کھانا بھی کھلائے بھی شفقت و احسان کا ایک پہلو ہے"۔[8]

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ، قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" يُؤْتَى بِالسَّبْيِ، فَيُعْطِي أَهْلَ الْبَيْتِ جَمِيعًا، كَرَاهِيَةَ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَهُمْ".[9]

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ہی خاندان کے کئی غلام آجاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ سب اکٹھے ہی کسی ایک گھرانے والوں کو دے دیتے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں تفریق کرانے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

دنیا بھر میں جہاں غلاموں کو انسانیت سے بھی کم تر درجہ کی اہمیت دی جاتی تھی یہاں رسول اللہ ﷺ کی یہ رحمت ہے کہ اس بات کا بھی خیال رکھتے ہین کہ ان کے جذبات مجروح نہ ہوں اور قرابت کی وجہ سے انہیں جو خوشی اور سکون میسر ہے وہ برقرار رہے

حدثنا عفان ، حدثنا حماد بن سلمة ، اخبرنا عاصم بن بهدلة ، عن زر بن حبيش ، عن عبد الله بن مسعود ، قال: كنا يوم بدر كل ثلاثة على بعير، كان ابو لبابة، وعلي بن ابي طالب، زميلي رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال: وكانت عقبة رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال: فقالا: نحن نمشي عنك، فقال:" ما انتما باقوى مني، ولا انا باغنى عن الاجر منكما."(10)

"سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ بدر کے دن ہم تین تین آدمی ایک ایک اونٹ پر سوار تھے، اس طرح سیدنا ابولبابہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی تھے، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی باری پیدل چلنے کی آئی تو یہ دونوں حضرات کہنے لگے کہ ہم آپ کی جگہ پیدل چلتے ہیں (آپ سوار رہیں) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم دونوں مجھ سے زیادہ طاقتور نہیں ہو اور نہ ہی میں تم سے ثواب کے معاملے میں مستغنی ہوں۔"

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2 2024

یہاں رسول اللہ ﷺ کی اپنے ساتھ سفر کرنے والوں کے ساتھ ہمدردی کا بیان ہے اور اسی مفہوم میں کثرت سے روایات ہیں کہ سفر میں باقی اصحاب کرامؓ کی طرح آپ ﷺ بھی اپنے ذمہ کام لیتے تھے تاکہ مدد ہو سکے۔

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ، فَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى مِنَ النَّاسِ إِدْبَارًا، قَالَ:" اللَّهُمَّ سَبْعٌ كَسَبْعِ يُوسُفَ، فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى أَكَلُوا الْجُلُودَ وَالْمَيْتَةَ وَالْجِيَفَ وَيَنْظُرَ أَحَدُهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى الدُّخَانَ مِنَ الْجُوعِ"، فَأَتَاهُ أَبُو سُفْيَانَ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ تَأْمُرُ بِطَاعَةِ اللَّهِ وَبِصِلَةِ الرَّحِمِ، وَإِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَادْعُ اللَّهَ لَهُمْ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّكُمْ عَائِدُونَ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى سورة الدخان آية 10 - 16، فَالْبَطْشَةُ: يَوْمَ بَدْرٍ وَقَدْ مَضَتِ الدُّخَانُ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَآيَةُ الرُّومِ. (11)

"ہم سے امام حمیدی نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا، ان سے سلیمان اعمش نے، ان سے ابوالضحی نے، ان سے مسروق نے، ان سے عبداللہ بن مسعود نے (دوسری سند) ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے جریر بن عبدالحمید نے منصور بن مسعود بن معتمر سے بیان کیا، اور ان سے ابوالضحی نے، ان سے مسروق نے، انہوں نے بیان کیا کہ ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کفار قریش کی سرکشی دیکھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بددعا کی «اللهم سبع كسبع يوسف» کہ اے اللہ! سات برس کا قحط ان پر بھیج جیسے یوسف علیہ السلام کے وقت میں بھیجا تھا چنانچہ ایسا قحط پڑا کہ ہر چیز تباہ ہو گئی اور لوگوں نے چمڑے اور مردار تک کھا لیے۔ بھوک کی شدت کا یہ عالم تھا کہ آسمان کی طرف نظر اٹھائی جاتی تو دھویں کی طرح معلوم ہوتا تھا آخر مجبور ہو کر ابوسفیان حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ لوگوں کو اللہ کی اطاعت اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں۔ اب تو آپ ہی کی قوم برباد ہو رہی ہے، اس لیے آپ اللہ سے ان کے حق میں دعا کیجئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس دن کا انتظار کر جب آسمان صاف دھواں نظر آئے گا آیت «انكم عائدون» تک (نیز) جب ہم سختی سے ان کی گرفت کریں گے (کفار کی) سخت گرفت بدر کی لڑائی میں ہوئی۔ دھویں کا بھی معاملہ گزر چکا (جب سخت قحط پڑا تھا) جس میں پکڑ اور قید کا ذکر ہے وہ سب ہو چکے اسی طرح سورۃ الروم کی آیت میں جو ذکر ہے وہ بھی ہو چکا۔"

یہاں تو ذکر نہیں کہ دعا کی بھی یا نہیں لیکن مسلم کی حدیث میں اس کی تصریح ہے کہ رسول کریم ﷺ نے کفار کے لئے دعا کی اور ان پر بارش برسائی گئی اور یوں ان کی قحط سالی ختم ہو گئی۔

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَوَكِيعٌ . ح وحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ ، أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ . ح وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ كُلُّهُمْ، عَنْ الْأَعْمَشِ . ح وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى ، وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ الْأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ: جَاءَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ رَجُلٌ، فَقَالَ: تَرَكْتُ فِي الْمَسْجِدِ رَجُلًا يُفَسِّرُ الْقُرْآنَ بِرَأْيِهِ يُفَسِّرُ هَذِهِ الْآيَةَ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ سورة الدخان آية 10، قَالَ: يَأْتِي النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ دُخَانٌ، فَيَأْخُذُ بِأَنْفَاسِهِمْ حَتَّى يَأْخُذَهُمْ مِنْهُ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ : مَنْ عَلِمَ عِلْمًا فَلْيَقُلْ بِهِ، وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ مِنْ فِقْهِ الرَّجُلِ، أَنْ يَقُولَ: لِمَا لَا عِلْمَ لَهُ بِهِ اللَّهُ أَعْلَمُ، إِنَّمَا كَانَ هَذَا أَنَّ قُرَيْشًا لَمَّا اسْتَعْصَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا عَلَيْهِمْ بِسِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ. فَأَصَابَهُمْ قَحْطٌ وَجَهْدٌ حَتَّى جَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ، فَيَرَى بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ مِنَ الْجَهْدِ وَحَتَّى أَكَلُوا الْعِظَامَ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اسْتَغْفِرِ اللَّهَ لِمُضَرَ، فَإِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوا، فَقَالَ: لِمُضَرَ إِنَّكَ لَجَرِيءٌ، قَالَ: فَدَعَا اللَّهَ لَهُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّا كَاشِفُو الْعَذَابِ قَلِيلا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ سورة الدخان آية 15، قَالَ: فَمُطِرُوا فَلَمَّا أَصَابَتْهُمُ الرَّفَاهِيَةُ، قَالَ: عَادُوا إِلَى مَا كَانُوا عَلَيْهِ، قَالَ: فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ {10} يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ {11} سورة الدخان آية 10-11 يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ سورة الدخان آية 16، قَالَ: يَعْنِي يَوْمَ بَدْرٍ[12]."

ابو معاویہ، وکیع، اور جریر نے اعمش سے، انھوں نے مسلم بن صبیح سے اور انھوں نے مسروق سے روایت کی کہ حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا: میں مسجد میں ایک ایسے شخص کو چھوڑ کر آرہا ہوں جو اپنی رائے سے قرآن مجید کی تفسیر کرتا ہے وہ (قرآن کی) آیت: "جب آسمان سے واضح دھواں اٹھے گا" کی تفسیر کرتا ہے، کہتا ہے: "قیامت کے دن لوگوں کے پاس ایک دھواں آئے گا جو لوگوں کی سانسوں کو گرفت میں لے لے گا، یہاں تک کہ لوگوں کو زکام جیسی کیفیت (جس میں سانس لینی مشکل ہو جاتی ہے) درپیش ہو گی، تو حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے کہا: جس کے پاس علم ہو وہ اس کے مطابق بات کہے اور جو نہ جانتا ہو، وہ کہے: اللہ زیادہ جاننے والا ہے۔ یہ بات انسان کے فہم (دین) کا حصہ ہے۔ کہ جس بات کو وہ نہیں جانتا اس کے بارے میں کہے: اللہ زیادہ جاننے والا ہے۔ اس (دھوئیں) کی حقیقت یہ تھی کہ قریش نے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف سخت نافرمانی سے کام لیا تو آپ نے ان کے خلاف یوسف علیہ السلام (کے زمانے والے) قحط کے سالوں جیسی قحط سالی کی دعا کی۔ انھیں قحط اور تنگ دستی نے آلیا یہاں تک کہ (ان میں سے) کوئی شخص آسمان کی طرف دیکھنے لگتا تو بھوک کی شدت سے اسے اپنے اور آسمان کے درمیان دھواں سا چھایا ہوا نظر آتا یہاں تک کہ ان لوگوں نے (بھوک کی شدت سے) ہڈیاں تک کھائیں، چنانچہ (ان میں سے) ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ (قبیلہ) مضر کے لئے بخشش طلب فرمائیں۔ وہ ہلاکت کا شکار ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مضر کے لئے؟ تو بہت جراءت والا ہے (کہ اللہ سے شرک اور اس کے رسول سے بغض کے باوجود درخواست کر رہا ہے کہ میں تمہارے لئے اللہ سے دعا کروں)" کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (پھر بھی) ان کے حق میں دعا فرما دی۔ اس پر اللہ عزوجل نے (آیت) نازل فرمائی: "ہم (تم سے) تھوڑے عرصے کے لئے عذاب ہٹا دیتے ہیں۔ تم (پھر کفر ہی میں) لوٹنے والا ہو۔" (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے) کہا: پھر ان پر بارش برسائی گئی۔ انھیں خوشحالی مل گئی، کہا: (تو پھر) وہ اپنی اسی روش پر لوٹ گئے جس سے پہلے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے (یہ حصہ) نازل فرمایا: "آپ انتظار کیجئے جب آسمان ظاہر دھواں لے آئے گا۔ جو لوگوں کو ڈھانپ لے گا، یہ دردناک عذاب ہو گا۔ (پھر یہ آیت نازل فرمائی) جس دن ہم بڑی گرفت میں لیں گے، ہم انتقام لینے والے ہوں گے۔" کہا: یعنی جنگ بدر کو۔

اس میں قریش جو کہ دشمن بھی تھے لیکن جب انہوں نے درخواست کی تو ان کے حق میں دعا بھی کر دی۔

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنْ عُثْمَانَ الثَّقَفِيِّ أَوْ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ شَكَّ الْمَسْعُودِيُّ، عَنِ عَبْدَةَ النَّهْدِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:" إِنَّ اللَّهَ لَمْ يُحَرِّمْ حُرْمَةً إِلَّا وَقَدْ عَلِمَ أَنَّهُ سَيَطَّلِعُهَا مِنْكُمْ مُطَّلِعٌ، أَلَا وَإِنِّي آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ أَنْ تَهَافَتُوا فِي النَّارِ كَتَهَافُتِ الْفَرَاشِ، أَوْ الذُّبَابِ[13]."

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ نے جس چیز کو بھی حرام قرار دیا ہے، وہ جانتا ہے کہ اسے تم میں سے جھانک کر دیکھنے والے دیکھیں گے، آگاہ رہو کہ میں تمہیں جہنم کی آگ میں گرنے سے بچانے کے لئے تمہاری کمر سے پکڑ کر کھینچ رہا ہوں اور تم اس میں ایسے گر رہے ہو جیسے پروانے گرتے ہیں یا مکھی۔“

اس میں امت پر شفقت اور اس سے محبت کا ایک پہلو ہے۔ نیز اس میں رسول اللہ ﷺ نے اس تعلق کو مثال سے واضح کیا ہے۔

حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ: «كُنَّا نَنْتَظِرُ عَبْدَ اللهِ إِذْ جَاءَ يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، فَقُلْنَا: أَلَا تَجْلِسُ؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنْ أَدْخُلُ فَأُخْرِجُ إِلَيْكُمْ صَاحِبَكُمْ، وَإِلَّا جِئْتُ أَنَا فَجَلَسْتُ، فَخَرَجَ عَبْدُ اللهِ

JAHAN E TAHQEEQ
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2 2024

وَهْوَ آخِذٌ بِيَدِهِ، فَقَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ: أَمَا إِنِّي أُخْبَرُ بِمَكَانِكُمْ، وَلَكِنَّهُ يَمْنَعُنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ كَرَاهِيَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا.» (14)

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا، کہا مجھ سے میرے والد نے بیان کیا، کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے شقیق نے بیان کیا، کہا کہ ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا انتظار کر رہے تھے کہ یزید بن معاویہ آئے۔ ہم نے کہا، تشریف رکھئے لیکن انہوں نے جواب دیا کہ نہیں، میں اندر جاؤں گا اور تمہارے ساتھ (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کو باہر لاؤں گا۔ اگر وہ نہ آئے تو میں ہی تنہا آجاؤں گا اور تمہارے ساتھ بیٹھوں گا۔ پھر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے اور وہ یزید بن معاویہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے پھر ہمارے سامنے کھڑے ہوئے کہنے لگے میں جان گیا تھا کہ تم یہاں موجود ہو۔ پس میں جو نکلا تو اس وجہ سے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ مقررہ دنوں میں ہم کو وعظ فرمایا کرتے تھے، (فاصلہ دے کر) آپ کا مطلب یہ ہوتا تھا کہ کہیں ہم اکتا نہ جائیں۔

اس حدیث میں نبی کریم ﷺ کی نرمی اور ملائمت کے بیان ہے کہ وہ اپنے اصحابؓ کی تعلیم اور تفہیم میں نرمی فرماتے تا کہ وہ خوشی اور نشاط کے ساتھ نبی کریم ﷺ سے نصیحت حاصل کریں اور امت کو اس کی اقتداء کرنی چاہیے کیونکہ جو تعلیم تدریجاً دی جائے اس میں مشقت کم ہوتی ہے اور وہ تعلیم کو یاد رکھنے اور حفظ کرنے کی زیادہ داعی ہوتی ہے اور اس حدیث میں حضرت ابن مسعود کی منقبت ہے کہ نبی کے قول اور عمل میں آپ ﷺ کے متابعت کرتے تھے۔

بخاری نے اس کو دیگر ابواب میں بھی ذکر کیا ہے۔ بَابُ مَنْ جَعَلَ لِأَهْلِ الْعِلْمِ أَيَّامًا مَعْلُومَةً۔

بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُهُمْ بِالْمَوْعِظَةِ وَالْعِلْمِ كَيْ لَا يَنْفِرُوا۔ ان تمام ابواب سے بھی اہل علم کے لئے آسانی پیدا کرنا ثابت ہوتا ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُو قَطَنٍ ، حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، قَالَ:" نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلًا، فَانْطَلَقَ إِنْسَانٌ إِلَى غَيْضَةٍ، فَأَخْرَجَ مِنْهَا بَيْضَ حُمَرَةٍ، فَجَاءَتْ الْحُمَرَةُ تَرِفُّ عَلَى رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُءُوسِ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ:" أَيُّكُمْ فَجَعَ هَذِهِ؟" فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَنَا أَصَبْتُ لَهَا بَيْضًا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:" ارْدُدْهُ" (15)

"عبدالرحمن بن عبداللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مقام پر پڑاؤ کیا، اس دوران ایک شخص ایک جھاڑی کی طرف چلا گیا، وہاں اسے "لال" (ایک پرندہ کا گھونسلہ نظر آیا)، اس نے اس کے انڈے نکال لئے، اتنی دیر میں وہ چڑیا آئی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے سروں پر منڈلانے اور چلانے لگی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم میں سے کس نے اسے تنگ کیا ہے؟" وہ شخص کہنے لگا کہ میں اس کے انڈے لے آیا ہوں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "انہیں واپس کردو۔"

یہاں متصلاہی کہا گیا ہے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی شفقت تھی جس کی وجہ سے انہوں نے یہ حکم ارشاد فرمایا

حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، أَخْبَرَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، قَالَ: نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَنْزِلًا... فَذَكَرَ مِثْلَهُ، وَقَالَ" رُدَّهُ رَحْمَةً لَهَا[16]".

گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے، البتہ اس کے آخر میں یہ اضافہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم اپنی شفقت کی وجہ سے دیا تھا۔

حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ ، حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ، أَنَّهُ قَالَ: نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلًا، فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ، فَجَاءَ وَقَدْ أَوْقَدَ رَجُلٌ عَلَى قَرْيَةِ نَمْلٍ، إِمَّا فِي الْأَرْضِ، وَإِمَّا فِي شَجَرَةٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:" أَيُّكُمْ فَعَلَ هَذَا؟" فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ:" اطْفُهَا، اطْفُهَا[17]".

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2 2024

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جگہ پر پڑاؤ کیا اور قضاء حاجت کے لئے تشریف لے گئے، واپس تشریف لائے تو دیکھا کہ زمین پر یا کسی درخت پر ایک شخص نے چیونٹیوں کے ایک بل کو آگ لگا رکھی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''یہ کس نے کیا ہے؟'' ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے کیا ہے، فرمایا: ''اس آگ کو بجھاؤ، اس آگ کو بجھاؤ۔''

اس میں چیونٹیوں کو آگ لگانے سے منع کیا گیا ہے۔ اور یہ گو یا رسول اللہ ﷺ کی حشرات الارض کے ساتھ شفقت کا ایک پہلو ہے۔

حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، أَنْبَأَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، حَدَّثَنِي عَاصِمٌ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ حَيْثُ قُتِلَ ابْنُ النَّوَّاحَةِ: إِنَّ هَذَا وَابْنَ أُثَالٍ، كَانَا أَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَسُولَيْنِ لِمُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ، فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:" أَتَشْهَدَانِ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟" قَالَا: نَشْهَدُ أَنَّ مُسَيْلِمَةَ رَسُولُ اللَّهِ!! فَقَالَ:" لَوْ كُنْتُ قَاتِلًا رَسُولًا، لَضَرَبْتُ أَعْنَاقَكُمَا"، قَالَ: فَجَرَتْ سُنَّةً أَنْ لَا يُقْتَلَ الرَّسُولُ، فَأَمَّا ابْنُ أُثَالٍ، فَكَفَانَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَأَمَّا هَذَا، فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ فِيهِ، حَتَّى أَمْكَنَ اللَّهُ مِنْهُ الْآنَ. (18)

"ابو وائل کہتے ہیں کہ جب سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ابن نواحہ کو قتل کیا تو فرمایا کہ یہ اور ابن اثال، مسیلمہ کذاب کی طرف سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قاصد بن کر آئے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے پوچھا تھا: ''کیا تم دونوں اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟'' انہوں نے کہا کہ ہم تو مسیلمہ کے پیغمبر اللہ ہونے کی گواہی دیتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر میں قاصدوں کو قتل کرتا ہوتا تو میں تم دونوں کی گردن اڑا دیتا''، اس وقت سے یہ رواج ہو گیا کہ قاصد کو قتل نہیں کیا جاتا، بہر حال! ابن اثال سے تو اللہ نے ہماری کفایت فرمائی (وہ مر گیا) یہ شخص اسی طرح رہا، یہاں تک کہ اب اللہ نے اس پر قابو عطا فرمایا۔"

اس سے ثبت ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی نبوت جس طرح عالمگیر ہے اسی طرح آپ ﷺ کی سیرت میں بہت سی جہات ایسی ہیں جن میں عالم انسانیت کے بہت سے معاملات کو انسان دوست اور پر امن بنانے میں کردار ادا کیا۔

حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، أَنْبَأَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، حَدَّثَنِي عَاصِمٌ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ حَيْثُ قُتِلَ ابْنُ النَّوَّاحَةِ: إِنَّ هَذَا وَابْنَ أُثَالٍ، كَانَا أَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَسُولَيْنِ لِمُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ، فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:" أَتَشْهَدَانِ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟" قَالَا: نَشْهَدُ أَنَّ مُسَيْلِمَةَ رَسُولُ اللَّهِ!! فَقَالَ:" لَوْ كُنْتُ قَاتِلًا رَسُولًا، لَضَرَبْتُ أَعْنَاقَكُمَا"، قَالَ: فَجَرَتْ سُنَّةً أَنْ لَا يُقْتَلَ الرَّسُولُ، فَأَمَّا ابْنُ أُثَالٍ، فَكَفَانَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَأَمَّا هَذَا، فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ فِيهِ، حَتَّى أَمْكَنَ اللَّهُ مِنْهُ الْآنَ. (19)

"سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ میں غزوہ حنین کا مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے، لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہو گئے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک نبی کے متعلق بیان فرما رہے تھے جنہیں ان کی قوم نے مارا اور وہ اپنے چہرے سے خون پونچھتے جا رہے تھے اور کہتے جا رہے تھے کہ پروردگار! میری قوم کو معاف فرما دے، یہ مجھے جانتے نہیں ہیں، سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ منظر اب بھی میری نگاہوں کے سامنے ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے اپنی پیشانی کو صاف فرما رہے تھے۔"

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ: " سَأَلْتُ عَلْقَمَةَ، هَلْ كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ، شَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ؟ قَالَ: فَقَالَ عَلْقَمَةُ : أَنَا سَأَلْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ ، فَقُلْتُ: هَلْ شَهِدَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنَّا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَفَقَدْنَاهُ، فَالْتَمَسْنَاهُ فِي الْأَوْدِيَةِ وَالشِّعَابِ، فَقُلْنَا اسْتُطِيرَ أَوِ اغْتِيلَ، قَالَ: فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ، بَاتَ بِهَا قَوْمٌ، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا إِذَا هُوَ، جَاءٍ مِنْ قِبَلِ حِرَاءٍ، قَالَ: فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَدْنَاكَ، فَطَلَبْنَاكَ فَلَمْ نَجِدْكَ، فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ، بَاتَ بِهَا قَوْمٌ، فَقَالَ: أَتَانِي، دَاعِي الْجِنِّ، فَذَهَبْتُ مَعَهُ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ، قَالَ: فَانْطَلَقَ بِنَا، فَأَرَانَا آثَارَهُمْ، وَآثَارَ نِيرَانِهِمْ، وَسَأَلُوهُ الزَّادَ،

فَقَالَ: لَكُمْ كُلُّ عَظْمٍ، ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ، يَقَعُ فِي أَيْدِيكُمْ أَوْفَرَ مَا يَكُونُ لَحْمًا، وَكُلُّ بَعْرَةٍ عَلَفٌ لِدَوَابِّكُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلَا تَسْتَنْجُوا بِهِمَا، فَإِنَّهُمَا طَعَامُ إِخْوَانِكُمْ ".(20)

عبدالاعلیٰ نے داؤد سے اور انہوں نے عامر (بن شراحیل) سے روایت کی، کہا: میں نے علقمہ سے پوچھا: کیا جنوں (سے ملاقات) کی رات عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ کے ساتھ تھے؟ کہا: علقمہ نے جواب دیا: میں نے خود ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ لوگوں میں سے کوئی لیلۃ الجن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا؟ انہوں نے کہا: نہیں، لیکن ایک رات ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو ہم نے آپ کو گم پایا، ہم نے آپ کو وادیوں اور گھاٹیوں میں تلاش کیا، (آپ نہ ملے) تو ہم نے کہا کہ آپ کو اڑا لیا گیا ہے یا آپ کو بے خبری میں قتل کر دیا گیا ہے، کہا: ہم نے بدترین رات گزاری جو کسی قوم نے (کبھی) گزاری ہو گی۔ جب ہم نے صبح کی تو اچانک دیکھا کہ آپ حراء کی طرف سے تشریف لا رہے ہیں، انہوں نے کہا کہ ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہم نے آپ کو گم پایا تو آپ کی تلاش شروع کر دی لیکن آپ نہ ملے، اس لیے ہم نے وہ بدترین رات گزاری جو کوئی قوم (کبھی) گزار سکتی ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا: '' میرے پاس جنوں کی طرف سے دعوت دینے والا آیا تو میں اس کے ساتھ گیا اور میں نے ان کے سامنے قرآن کی قراءت کی۔'' انہوں نے کہا: پھر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمیں لے کر گئے اور ہمیں ان کے نقوش قدم اور ان کی آگ کے نشانات دکھائے۔ جنوں نے آپ سے زاد (خوراک) کا سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ''تمہارے لیے ہر وہ ہڈی ہے جس (کے جانور) پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اور تمہارے ہاتھ لگ جائے، (اس پر لگا ہوا) گوشت جتنا زیادہ سے زیادہ ہو اور (ہر نرم قدموں والے اونٹ اور کٹے سموں والے) جانور کی لید تمہارے جانوروں کا چارہ ہے۔'' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (انسانوں سے) فرمایا: '' تم ان دونوں چیزوں سے استنجا کیا کرو کیونکہ یہ دونوں (دین میں) تمہارے بھائیوں (جنوں اور ان کے جانوروں) کا کھانا ہیں۔''

اس میں جنات پر شفقت کے کئی پہلو ہیں ایک تو ان کو فرض منصبی کے طور پر تعلیم دی اور دوسرا ان کی خوراک و دیگر معاملات میں بھی انہیں پیش نظر رکھنے کا حکم دیا ہے۔

خلاصہ بحث

نبی مکرم ﷺ کے اصحاب مختلف معاملات سے وجہات میں امورِ زندگی کو سرانجام دیتے۔ وہاں نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جانثار اصحاب کی مستعد جماعت حکم محمدی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے لئے منتظر رہتی۔ اصحاب رسول ﷺ کی طویل فہرست میں نمایاں اسم گرامی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا ہے۔ سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ نا صرف رسول کریم ﷺ کے صحابی ہیں بلکہ خادم، سفر وحضر و تمام غزوات میں شریک رہے۔ اس لئے سیرت النبی کے کئی احوال و واقعات کے آپؓ عینی شاہد ہیں اور ان لمحات کو قریب سے دیکھنے کا موقع میسر آیا۔ مقالے کا بنیادی موضوع چونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے منفرد پہلو رحمت عالم پر مشتمل ہے اسی لحاظ سے سیرت محمدی صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی وسعت اور عالمگیریت اور بین الاقوامی حیثیت کے مطابق اس گوشہ سیرت کو مرویات سیدنا عبداللہ بن مسعود کے پیرائے میں بیان کیا گیا ہے کہ نبی رحمت ﷺ کا مختلف افراد کے ساتھ کے ساتھ رویہ استوار تھا۔ بالخصوص خدام، غریبوں یتیموں، کی دادرسی فرمائی۔ نبی رحمت ﷺ نے مختلف انسانی طبقات کے مابین محبت، امن، سلامتی کی بنیاد ڈالی معاشروں کی اقوام جن کی باہمی نفرت انگیزی ایک تسلسل سے جاری تھی ان کے لیے صلح کا کردار نبھایا یہ آپ ﷺ کی سیرت کا علاقائی پہلو ہے۔ علاوہ ازیں آپ نے بین العلاقائی مختلف ریاستوں کے بادشاہوں کے زریعے خط وکتابت کے ذریعے باہمی اتفاق و محبت اور علاقائی امن کے لئے متوجہ کیا۔ سیرت محمدی یہ پہلو توجہ طلب ہے کہ آپ نے انسانی حقوق بحالی انسانوں کے علاوہ دیگر مخلوقات کے ساتھ شفقت کا رؤیہ اپنانے کی ترغیب دی کہ جانوروں حیوانات کیڑوں مکوڑوں کے ساتھ ہمارا طرزِ عمل کیسا ہونا چاہیے۔ رحمت عالم ﷺ کی سیرت میں یہ امر بھی اظہر من الشمس ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مساوات کے فروغ کے لئے اپنی حیات مبارکہ سے عملی مثالیں پیش کی۔ جیسا کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کھانا کھانے یا دیگر معاملات میں اپنے خادمین کو اپنے ہمراہ رکھتے تاکہ کسی بھی قسم کی احساس کمتری کا شکار نہ ہوں اور ان میں ذرہ برابر بھی غلامی کا گمان نہ ہو۔ اس کے علاوہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم قانون کی پاسداری کو یقینی جانتے ہوئے اسے سب کے لیے مساوی سمجھتے۔ مجرم کا تعلق چاہے صاحب اقتدار میں سے ہوتا یا امراء میں سے ہوتا یا غرباء میں ایک ہی قسم کا تعلق روا رکھتے ہوئے جرم کے

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2 2024

مطابق اسے سزا دلواتے۔ رحمت عالم کا ایک نمایاں وصف بچوں کے ساتھ خصوصی پیار اور شفقت کا جذبہ تھا۔ بچوں کے حوالے سے آپ ﷺ کی تربیت پر اس قدر علمی مواد میسر ہے کہ اب تک بچوں کے مطالعہ سیرت کے لیے کئی کتب و مقالات منظر عام پر آئے ہیں جو کہ نبی رحمت ﷺ کے بچوں کے ساتھ خصوصی وابستگی اور شفقت پیار کا نتیجہ ہیں۔ یوں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کی روایات کی روشنی میں سیرت النبی کے کئی گوشے مطالعہ کے لیے نہایت اہم ہیں جو کہ عصری ضروریات کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہونے کے ساتھ ساتھ ان سے نمٹنے کے لیے کافی بھی ہیں۔ سیرت النبی پر یہ کاوش اس مضمون کے حوالے سے کئی نئے راستے ہموار کرنے کی غرض سے مفید ثابت ہوگی۔ گویا کہ یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ انسانی زندگی کہ جس شعبے میں جہاں جس قدر رہنمائی اور فکری راہ درست کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے سیرت النبی کے وسیع پہلوان تقاضوں کی تکمیل کے لیے بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ -

---

مصادر و مراجع

[1]ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج3، ص 267

[2]ابن عبد البر، الاستیعاب، ج1، ص726

[3]احمد بن حنبل، المسند، ح3598، ج6، ص82

[4]ابو حاتم محمد بن حبان، صحیح ابن حبان، ح3307، ج4، ص215، دار ابن حزم بیروت

[5]مسلم، صحیح المسلم، کِتَابُ السَّلَامِ، باب جَوَازِ جَعْلِ الْإِذْنِ رَفْعَ حِجَابٍ أَوْ نَحْوِهِ مِنَ الْعَلَامَاتِ حدیث 2169

[6]احمد بن حنبل، المسند، ح3680، ج6، ص202

[7]احمد بن حنبل، المسند، ح4257، ج7، ص292

[8]الوائلی، محمد بن حمود، بغیۃ المقتصد، شرح بدایۃ المجتہد، ج15، ص8957، دار ابن حزم بیروت لبنان

[9]احمد بن حنبل، المسند، ح3690، ج6، ص216۔

[10]احمد بن حنبل، المسند، ح3910، ج7، ص26

[11]البخاری، صحیح البخاری، کِتَابُ الِاسْتِسْقَاءِ، بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ، ح1007، ج2، ص26

[12]مسلم، صحیح مسلم، کِتَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ. باب الدُّخَانِ، ح2798

[13]احمد بن حنبل، المسند، ح3704

[14]البخاری، صحیح البخاری، کِتَابُ الدَّعَوَاتِ، بَابُ الْمَوْعِظَةِ سَاعَةً بَعْدَ سَاعَةٍ، ح6411، ج8، ص87،

[15]احمد بن حنبل، المسند، ح3835، ج6، ص385

[16]احمد بن حنبل، المسند، 3836، ج6، ص386

[17]احمد بن حنبل، المسند، ح3763

[18]احمد بن حنبل، المسند، ح3708، ج6، ص240

[19]احمد بن حنبل، المسند، ح4057، ج7، ص146

[20]مسلم، صحیح المسلم، کِتَابُ الصَّلَاةِ باب الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الصُّبْحِ وَالْقِرَاءَةِ عَلَى الْجِنِّ، ح450